اسلام میں اخلاق کا تصور؟..... قسط نمبرا

مولانا محمد منشاء کاشف

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا و ما کنا لنھتدی لو لا ان ھدانا اللہ اما بعد۔ فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ن والقلم و ما یسطرون ○ ما انت بنعمۃ ربک بمجنون ○ و ان لک لاجرا غیر ممنون ○ و انک لعلی خق عظیم ○ فستبصر و یبصرون ○ بایکم المفتون ○ (پ ۲۹ سورۃ القلم)

ترجمہ: قسم ہے قلم کی اور فرشتوں کے لکھنے کی تو اپنے مالک کے فضل سے (خدانخواستہ) دیوانہ نہیں ہے اور تیرے واسطے بدلہ ہے بے انتہا اور تو پیدا ہوا ہے بڑے خلق پر اب تو دیکھ لے گا اور کافر بھی دیکھ لیں گے تم میں سے کون دیوانہ ہے۔

تشریح: ن یہ حروف مقطعات میں سے ہے بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد دوات ہے کیونکہ آگے قلم کا ذکر آ رہا ہے۔ (واللہ اعلم) قلم سے مراد قلم ہے جس نے لوح محفوظ پر لکھا' یا ہر قلم مراد ہے پس تحقیق قلم زبان کا بھائی ہے اور بڑی نعمت۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا "ان اول ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب فجری بما ھو کائن الی الابد (ترمذی صفحہ ۱۶۷ جلد دوم ابواب التفسیر)

یعنی اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا پھر اس کو فرمایا لکھ' سو جو کچھ آیندہ آخر تک ہونے والا تھا وہ سب اس نے خدا کے حکم سے لکھ دیا۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ آسمان و زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال قبل کائنات کی تقدیر کو لکھ دیا۔ (قرآن مجید مترجم حواشی مولانا عبدالقہار محدث دہلوی ص ۷۳۲)

لفظ مجنون کی تشریح: مشرکین مکہ حضور ﷺ کو (العیاذ باللہ) دیوانہ کہتے تھے۔ یہ لفظ محض بطریق استہزا و استخفاف کہتے تھے۔ یعنی آپ سب سے آگے بڑھ کر خدا کے یہاں سے قرآن لے آئے اور دوسروں کو احمق و جاہل بتلانے لگے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا "وقالوا یایھا الذی نزل علیہ الذکر انک لمجنون" (الحجر آیت ۶) اور (کافروں نے کہا) اے وہ شخص کہ اتار گیا ہے اوپر اس کے قرآن تحقیق تو البتہ دیوانہ ہے۔

مشرکین مکہ حضور اکرم صلعم کو دیوانہ کہہ کر حضور کی رسالت کا انکار کر رہے ہیں۔ آنحضرت کو استہزاء کے طور پر مجنون کہتے تھے اور قرآن اور پیغمبر کیساتھ یہ استہزاء کفر کی شدید ترین قسم ہے اور کافروں نے کہا " لو ما تاتینا بالملئکۃ ان کنت من الصدقین " (الحجر آیت ۷) کیوں نہیں لے آتا ہمارے پاس فرشتوں کو اگر ہے تو سچوں سے۔

منکرین رسالت کہنے لگے کہ وہ سامنے آکر گواہی دیں کہ یہ واقعی اللہ کا سچا پیغمبر ہے اس کی پیروی اختیار کرو جیسا کہ سورہ انعام آیت ۸ میں ہے " وقالوا لولا انزل علیہ ملک " اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب آنحضرت ان کو عذاب سے ڈراتے تو انہوں نے "لو ما تاتینا بالملئکۃ" کہہ کر عذاب کا مطالبہ کیا ہو (تفسیر کبیر بحوالہ اشرف الحواشی قرآن مجید مترجم صفحہ ۳۱۵) اور سورۃ الشعراء آیت ۲۷ میں ہے۔ خدا کے پیغمبر کو مجنون کہا ہے "قال ان رسولکم الذی ارسل الیکم لمجنون ○" کہا تحقیق یہ پیغمبر تمہارا جو بھیجا گیا طرف تمہاری البتہ دیوانہ ہے۔ یعنی فرعون نے کہا یعنی (العیاذ باللہ) یہ کس دیوانہ کو رسول بنا کر بھیجا ہے جو ہماری اور ہمارے باپ دادوں کی خبر لیتا ہے اور ہماری شوکت و حشمت کو دیکھ کر ذرا نہیں جھجکتا، معلوم ہوتا ہے کہ اس کا دماغ عقل سے بالکل خالی ہے اور اسی طرح منکرین رسالت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوانہ کہتے تھے کوئی کہتا تھا کہ شیطان کا اثر ہے کوئی کہتا تھا جادوگر ہے جو یک بیک تمام قوم سے الگ ہو کر ایسی باتیں کرنے لگے ہیں جن کو

کوئی نہیں مان سکتا۔ حق تعالیٰ نے اس خیال باطل کی تردید اور آپ کی تسلی فرمادی اور فرمایا وان لک لا جر اغیر ممنون ○ آپ غمگین نہ ہوں ان کے دیوانہ کہنے اور آپ ﷺ کے برداشت کرتے چلے جانے سے آپ ﷺ کے اجر میں اضافہ ہوگا اور آپ ﷺ کو یقیناً بے انتہا اجر ملے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ اس واسطے آپ ﷺ کافروں کے ہاتھوں اور ان کی زبان سے طرح طرح کی تکلیفیں اٹھاتے تھے لیکن ان کے لئے بددعا کا کوئی کلمہ زبان پر نہ لاتے تھے حدیث میں ہے آنحضرت نے کسی سے اپنی ذات کیلئے انتقام نہیں لیا ہاں اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو پامال کرتا تو اس سے اللہ کیلئے انتقام لیتے۔ حدود اللہ کی حفاظت کرنا اہل ایمان کی علامت ہے۔

ضماد کا مسلمان ہونا: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ضماد مکہ میں آیا (ضماد ایک شخص کا نام ہے) اور وہ قبیلہ ازدشنوءہ میں سے تھا اور جنوں اور آسیب وغیرہ کو جھاڑتا تھا تو مکہ کے نادانوں سے سنا کہ محمد ﷺ مجنوں ہیں (پناہ اللہ تعالیٰ کی) تو اس نے کہا ذرا میں ان کو دیکھوں شاید اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے انہیں اچھا کردے۔ غرض آپ ﷺ سے ملا اور کہا اے محمد ﷺ میں جنوں وغیرہ کو جھاڑتا ہوں اور "ان اللہ یشفی علی یدی من شاء فھل لک؟" اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے جس کو چاہتا ہے شفا دیتا ہے تو کیا آپ کو خواہش ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا "ان الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ من یھدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضلل فلا ھادی لہ و اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ اما بعد۔ یعنی سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں ہم اس کی تعریف کرتے اور اس سے مدد چاہتے ہیں جس کو اللہ راہ بتائے اسے کون گمراہ کر سکتا ہے جس کو وہ گمراہ کرے اسے کون ہدایت کا راستہ بتائے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود لائق عبادت نہیں سوا اللہ کے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں۔ (یعنی رسول)

ایک بار (ضماد نے کہا) پھر کہو (پڑھو) ان کلمات کو (الحمد اللہ کہ ضماد پر ایمان کا روپ چڑھ گیا) غرض کہ رسول اللہ ﷺ نے انکو تین بار پڑھا' پھر ضماد نے کہا بھئی میں نے کاہنوں کی باتیں سنیں' جادوگروں کے اقوال سنے' شاعروں کے اشعار سنے مگر ان کلمات کے برابر میں نے کسی کو نہیں سنا اور یہ تو دریائے بلاغت کی تہہ تک پہنچ گئے ہیں۔ پھر ضماد نے کہا " ھات یدک ابا یعک علی الاسلام قال فبایعہ " اپنا ہاتھ بڑھایئے کہ میں اسلام کی بیعت کروں۔ غرض انہوں نے بیعت کی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم سے اور تمہاری قوم (کی طرف) سے بیعت لیتا ہوں انہوں نے عرض کیا کہ ہاں میں اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت کرتا ہوں۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور وہ ان ضماد کی قوم پر گذرے تو اس لشکر کے سردار نے کہا کہ تم نے اس قوم سے تو کچھ نہیں لوٹا تب ایک شخص نے کہا کہ ہاں میں نے ایک لوٹا ان سے لیا ہے انہوں نے حکم دیا کہ جاؤ اسے پھیر دو اس لئے کہ یہ ضماد کی قوم ہے اور وہ ضماد کی بیعت کے سبب سے امان میں آچکے ہیں (صحیح مسلم جلد ۲ ص ۲۰۶' مترجم کتاب الجمعہ باب تخفیف الصلوۃ والخطبہ)

تشریح: حدیث مذکور میں حضرت ضماد نے لوگوں سے سنا تھا کہ یہ لوگ حضور اکرم ﷺ کو مجنون یعنی دیوانہ (معاذ اللہ) کہتے تھے حضرت ضماد لوگوں کا علاج وغیرہ کرتا تھا اس نے کہا میں حضرت محمد ﷺ کا علاج کرتا ہوں۔ اس کو کیا معلوم کہ وہ تو سچے پیغمبر ہیں جب تعارف ہوا تو آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ کو کیا بیماری ہے میں حکیم ہوں علاج کرنا چاہتا ہوں مگر آپ نے خطبہ پڑھنا شروع کیا جو کہ آج کل تمام مسالک کے علماء کرام جمعۃ المبارک کے خطبہ میں پڑھتے ہیں تو حضرت ضماد خطبہ سن کر ہی مسلمان ہو گیا اپنی تمام روحانی بیماریوں کا علاج حضور سے کروا کر چلا گیا۔ وہ کیسا باعظمت انسان تھا جو کہ حضور اکرم ﷺ سے خطبہ سن کر سچا مسلمان بن گیا۔ حضرت ضماد سمجھ گئے یہ تو سچے پیغمبر ہیں۔

دراصل منکرین رسالت ہی دیوانہ ہیں

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "فستبصر و یبصرون ○ بایکم المفتون ○" اب تو دیکھ لے گا اور کافر بھی دیکھ لیں گے تم میں سے کون دیوانہ ہے یعنی قیامت کے روز جب حق واضح ہوگا اور ان دیکھی حقیقتوں سے پردہ اٹھے گا تو پتہ چل جائے گا کہ حقیقت میں دیوانہ کون ہے۔ دنیا میں بھی حقیقت معلوم ہوگئی جو لوگ آپ ﷺ کو دیوانہ کہتے تھے حقیقت میں وہ خود دیوانے اور پاگل تھے اور خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کو ارشاد فرمایا وانک لعلی خلق عظیم ○ اور تو بے شک بڑے خلق والا ہے۔

عظمت اخلاق

اخلاق کا مطلب انسانوں کے باہمی حقوق و فرائض کے وہ تعلقات ہیں جن کا ادا کرنا ہر انسان کے لئے ضروری ہے۔ اخلاق کا تعلق انسان کے ذاتی کردار کی بلندی اور چال چلن کی عمدگی سے ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب کی بنیاد اور اساس اخلاق ہی پر ہے۔ خدا کے سب انبیاء نے یہی تعلیم دی ہے کہ ہمیشہ سچ بولو' جھوٹ سے بچو' دیانت و امانت' عدل و انصاف' عفو و درگذر' شفقت و مہربانی اور رحم و کرم اچھے اخلاق اور عمدہ عادات کو اپناؤ۔ لیکن اسلام میں اخلاق پر بہت ہی زور دیا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی ذات ستودہ صفات کو مسلمانوں کے لئے بہترین نمونہ اور اعلیٰ مثال قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے متعلق فرمایا۔ اے رسول آپ ﷺ نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔ خود جناب رسالت ماب ﷺ نے فرمایا کہ میری رسالت کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ عمدہ اخلاق کی تکمیل کروں میں تو اسی لیے بھیجا گیا ہوں جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہے "بعثت لا تمم حسن الاخلاق (موطا مالک" حسن اخلاق) یہ امام مالک کی موطا کی روایت ہے مسند احمد' بیہقی اور ابن سعد کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۵' زرقانی شرح موطا جلد ۴ صفحہ ۹۲ وغیرہ میں اس سے بھی زیادہ صاف اور واضح الفاظ میں آپ ﷺ نے فرمایا "انما بعثت لا تمم مکارم الاخلاق" میں تو اسی لئے بھیجا گیا کہ اخلاق حسنہ کی تکمیل کروں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی بعثت کے ساتھ ہی اس فرض کو

انجام دینا شروع کر دیا۔ ابھی آپ مکہ ہی میں تھے کہ ابو ذرؓ نے اپنے بھائی کو اس نئے پیغمبر کے حالات اور تعلیمات کی تحقیق کے لئے بھیجا انہوں نے واپس آکر اس کی نسبت اپنے بھائی کو جن الفاظ میں اطلاع دی وہ یہ تھے۔ "رایتہ یا مر بمکارم الاخلاق" (صحیح مسلم مناقب ابی ذر جلد ۲ صفحہ ۳۴۹) میں نے اس کو دیکھا کہ وہ لوگوں کو اخلاق حسنہ کی تعلیم دیتا ہے۔ تزکیہ نفس اور تعلیم حکمت بھی مکارم اُخلاق کی تکمیل کا ایک زینہ ہے اسلامی عقائد و عبادات میں بھی حسن اخلاق کی تعلیم مضمر ہے نماز برائیوں سے روکتی ہے' زکوۃ غریبوں اور محتاجوں سے عملی طور پر ہمدردی کا سبق سکھاتی ہے' روزہ اخلاق حسنہ کی تکمیل کا بہت بڑا وسیلہ ہے' حج میں بھی مکارم اخلاق کی تعلیم کا پہلو نمایاں ہے' تقویٰ اور پرہیزگاری بھی اخلاق حسنہ سے کوئی الگ شے نہیں ہے۔ قرآن عزیز نے جابجا ایمانداری اور نیکی کو اعلیٰ اخلاق قرار دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ دعا مانگا کرتے تھے۔ عن عائشۃ ؓ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم کما احسنت خلقی فاحسن خلقی۔ (رواہ احمد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دعا میں اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کرتے تھے۔ اے میرے اللہ تو نے اپنے کرم سے میرے جسم کی ظاہری بناوٹ اچھی بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔

صحیح مسلم میں حضرت علیؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد کی کچھ تفصیل بیان کی گئی ہے اس میں ہے کہ آپ نے دوران نماز جو دعائیں اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے مانگیں ان میں سے ایک دعا یہ بھی ہے۔

واھدنی لا حسن الاخلاق لا یھدی لا حسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا لا یصرف عنی سیئھا الا انت	اے میرے اللہ تو مجھ کو بہتر سے بہتر اخلاق کی رہنمائی کر تیرے سوا کوئی بہتر اخلاق کی رہنمائی نہیں کر سکتا اور برے اخلاق کو میری طرف سے ہٹا دے انکو تیرے سوا کوئی ہٹا بھی

نہیں سکتا۔

(مسلم باب الدعاء فی الصلوۃ بحوالہ سیرت النبی جلد ۶ صفحہ ۷ اشبلی نعمانی)

اسلام میں ایمان کا درجہ بہت بلند ہے لیکن آنحضرت نے فرمایا کہ ایمان کی تکمیل کیلئے بھی اخلاق حسنہ ضروری ہیں۔ فرمایا مسلمانوں میں ایمان کامل اس شخص کا ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو۔ صحیح بخاری میں آنحضرت کا ارشاد موجود ہے۔ "خیار کم احسنکم اخلاقا" تم میں سب سے اچھا آدمی وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور مسلم شریف میں ہے "کان رسول اللہ من احسن الناس خلقا" سب لوگوں سے بہت اچھے اور برتر اخلاق کے مالک تھے۔

خوش خلقی اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ مومن کو چاہیے کہ اپنے اخلاق کو اخلاق خدا کے سانچے میں ڈھالے "تخلقوا باخلاق اللہ" پس انسانی ترقی اور روحانی معراج کا کمال یہی ہے کہ ہم صفات الٰہی کے انوار سے مقدور بھر بہرہ مند ہوں۔

اسلام کا فلسفہ اخلاق: اسلام کا فلسفہ اخلاق نیت اور عمل میں مضمر ہے اسلام صرف علم یا عمل کو کوئی حیثیت نہیں دیتا۔ اسلام کے نزدیک اخلاق کا کمال یہ ہے کہ وہ یہ سمجھ کر ادا کئے جائیں کہ یہ خدا کے احکام ہیں اسلامی اخلاق کی قدر و قیمت اس وجہ سے زیادہ ہے کہ ایک تو نیکی اور ہمدردی کا کام ہے۔ دوسرے خدا کے حکم کی اطاعت ہے' اگر ایک شخص بھوکے کو روٹی کھلاتا ہے یا کسی مصیبت زدہ کے کام آتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ یہ خدا کا حکم ہے' تو اسلامی نظریئے کے مطابق اس کا مرتبہ اس شخص سے بہت بلند ہے جو نیکی اور ہمدردی کے کام تو کرتا ہے لیکن محض کام کی اچھائی کی وجہ سے نہ کہ خدا کے حکم کی اطاعت میں' جب دل کی آواز یہ گواہی دے کہ یہ بھلائی کا کام ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری بھی ہو تو پھر اسلامی فلسفہ اخلاق کے لحاظ سے یہ بہترین جذبہ ہے۔

اسلامی فلسفۂ اخلاق میں نیت کو بڑی اہمیت حاصل ہے ہر کام کا نیک و بد ہونا تمام تر نیت پر موقوف ہے۔ اگر کسی عمل میں حسن نیت نہ ہو تو اخلاق کا بڑے سے بڑا کام روحانی خیرو برکت اور ثواب سے محروم رہ جاتا ہے۔ اسلامی فلسفۂ اخلاق میں رضائے الٰہی بنیادی پتھر کی حیثیت رکھتی ہے۔

جس طرح ہر عمل کے پیچھے حسن نیت کا ہونا ضروری ہے اسی طرح ہر نیت کی پشت پناہی کیلئے ایمان کا ہونا بھی لازمی ہے۔ ایمان کے بغیر کسی عمل کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔

قرآن و حدیث میں اسلامی اخلاق کی فہرست بڑی طویل ہے مگر یہاں اختصار کے ساتھ کچھ نوادارات پیش خدمت ہیں۔

حضور ﷺ کے اخلاق کا نمونہ: آپ ﷺ کو ادائیگی فریضہ تبلیغ میں طرح طرح کی آفات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا ہے آپ ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے جاتے ہیں آپ ﷺ پر کوڑا کرکٹ ڈالا جاتا ہے آپ کے راستے بند کر دیئے جاتے ہیں لیکن (فداہ ابی و امی) آپ ﷺ نے ان اذیتوں کی کبھی پرواہ تک نہیں کی۔ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ ایک گلی سے گزرتے تو اوپر سے ایک بوڑھی عورت آپ ﷺ پر کوڑا کرکٹ ڈال دیتی لیکن آپ ﷺ نہایت صبرو استقلال سے اپنا راستہ طے فرما لیتے۔ ایک دفعہ اس مقام سے آپ کا گزر ہوا آپ نے دیکھا کہ وہ بوڑھی عورت نظر آ رہی اس بیچاری کو کیا ہو گیا معلوم ہوا کہ وہ بیمار ہے آپ ﷺ فوراً مزاج پرسی کے لئے اس کے مکان پر تشریف لے گئے ..... اور طبیعت وغیرہ پوچھی۔ بوڑھی عورت حیران ہو گئی کہ آپ ﷺ کا کتنا بہترین خلق ہے اور کتنا صبرو استقلال ہے۔ فوراً گواہی دی۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ

یہودی عالم کا واقعہ: عن علی ان یھودیا کان یقال لہ فلان حبر کان لہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنانیر فتقاضی

النبی ﷺ فقال لہ یا یھودی ما عندی ما اعطیک قال فانی لا افارقک یا محمد حتی تعطینی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اجلس معک فجلس معہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر والعصر والمغرب والعشاء الاخرۃ والغداۃ و کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتھددونہ ویتوعدونہ ففطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی یصنعون بہ فقالوا یا رسول اللہ یھودی یحبسک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منعنی ربی ان اظلم معاھدا وغیرہ فلما ترحل النہار قال الیھودی اشھد انک رسول اللہ و شطر مالی فی سبیل اللہ اما واللہ مافعلت بک الذی فعلت بک الا لانظر الی نعتک فی التوراۃ محمد بن عبداللہ مولدہ بمکۃ و مھاجرہ بطیبۃ ملکہ بالشام لیس بفظ ولا غلیظ ولا سحاب فی الاسواق ولا متزی بالفحش ولا قول الخنا اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ وھذا مالی فاحکم فیہ بما اراک اللہ و کان الیھودی کثیر المال (رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ مشکوۃ باب فی اخلاقہ وشمائلہ)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی تھا جس کو فلاں عالم کہا جاتا تھا اسکے رسول اللہ ﷺ پر چند دینار تھے اس نے آپ ﷺ پر تقاضا کیا آپ ﷺ نے اس سے فرمایا اے یہودی میرے پاس کچھ نہیں ہے کہ میں تجھ کو دوں اس نے کہا محمد ﷺ میں اس وقت تک آپ سے جدا نہ ہونگا جب تک آپ ﷺ میرا قرض ادا نہ کردیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا میں تیرے پاس بیٹھ جاتا ہوں چنانچہ آپ اس کے سامنے بیٹھ گئے اور اسی مقام پر آپ ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور پھر صبح کی نماز پڑھی رسول اللہ

ﷺ کے صحابی اس یہودی کو دھمکاتے تھے اور نکال دینے کا خوف دلاتے تھے- رسول اللہ ﷺ نے جب اس کو محسوس کیا کہ صحابی اس کو دھمکاتے ہیں (تو آپ ﷺ نے ان کو منع فرمایا) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ایک یہودی آپ کو روک سکتا ہے- آپ ﷺ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھ کو منع فرمایا ہے کہ میں اس شخص پر ظلم کروں جو ہماری پناہ و ذمہ میں ہے یا اس پر جو ہماری پناہ میں نہیں ہے پھر جب دن چڑھ گیا تو یہودی نے کہا "اشھد ان لا الہ الا اللہ و انکہ رسول اللہ" یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں ہے اور یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا تعالیٰ کے رسول ہیں اور میرے مال کا آدھا حصہ خدا تعالیٰ کی راہ میں صدقہ ہے اور خدا تعالیٰ کی قسم میں نے آپ کے ساتھ جو معاملہ کیا ہے وہ محض اس لئے کیا ہے کہ میں دیکھوں کہ جو صفات تورات میں مذکور ہیں وہ آپ میں پائی جاتی ہیں یا نہیں تورات میں لکھا ہے محمد بن عبداللہ مکہ میں پیدا ہوگا- طیبہ کی طرف ہجرت کرے گا اور اسکی حکومت شام میں ہوگی وہ بدزبان' سنگدل نہ ہوگا اور نہ بازار میں شور مچانے والا اور نہ فحش گوئی اس میں ہوگی اور نہ وہ بیہودہ بات کہنے والا ہوگا- میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور آپ خدا تعالیٰ کے رسول ہیں یہ میرا مال موجود ہے جو حکم آپ ﷺ مناسب سمجھیں فرمائیں- یعنی خدا تعالیٰ کے حکم سے اس کو جہاں چاہیں خرچ فرمائیں- (راوی کا بیان ہے یہ یہودی بہت مال دار تھا)

ایک حدیث میں ہے کہ عبداللہ بن سلام کو آپکا چہرہ دیکھتے ہی یقین ہوگیا کہ یہ جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہو سکتا- "وجھہ لیس بوجہ کذاب" (ترمذی ابواب الذہد ص ۴۰۹)

حضرت ثمامہ رضؓ بن اثال کا مسلمان ہونا: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر نجد کی طرف روانہ فرمایا اس لشکر کے لوگ قبیلہ بنو حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ لائے- جس کا نام ثمامہ ابن اثال تھا اور جو شہر یمامہ کے

لوگوں کا سردار تھا لوگوں نے اس کو مسجد نبوی ﷺ کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے تو پوچھا ثمامہ تیرا کیا حال ہے یا تو کیا خیال رکھتا ہے کہ میں تیرے ساتھ کس قسم کا سلوک کروں گا۔ ثمامہ نے کہا محمد ﷺ میرے پاس مال و دولت ہے اگر تم مجھ کو قتل کرو گے تو ایک تو ایسے شخص کو قتل کرو گے جس کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ (بلکہ میری قوم میرے خون کا بدلہ لے گی) اگر بخشش کرو گے تو ایک ایسے شخص پر کرو گے جو شاکر و قدر دان ہے یعنی اسکا بدلہ تم کو دیا جائے گا اگر تم مال کے خواہشمند ہو تو جو مانگو گے دیا جائے گا یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا دوسرے دن اور تیسرے دن پوچھا ثمامہ نے وہی بات کہی جو پہلے کہہ چکا ہوں یعنی اگر بخشش کرو گے تو احسان مند رہوں گا۔ تو آپ نے ثمامہ کو چھوڑ دیا چنانچہ اس کو کھول دیا گیا وہ مسجد سے نکلا اور کھجوروں کے درختوں میں چلا گیا جو مسجد کے قریب تھے اور وہاں سے غسل کر کے پھر مسجد میں آیا اور کہا

"اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده و رسوله یا محمد! و الله ما کان علی وجه الارض وجه ابغض الی من وجهک فقد اصبح وجهک احب الوجوه کلها الی' و الله ما کان من دین ابغض الی من دینک فاصبح دینک احب الدین کله الی' و و الله ما کان من بلد ابغض الی من بلدک فاصبح بلدک احب البلاد کلها الی' و ان خیلک اخذتنی و انا ارید العمرة فماذ اتری فبشره رسول الله صلی الله علیه و سلم و امره ان یعتمر"

میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں۔ اے محمد ﷺ خدا کی قسم روئے زمین پر تمہارے چہرے سے زیادہ نفرت انگیز میرے نزدیک کوئی چہرہ نہیں تھا اب آپ ﷺ کا چہرہ ساری دنیا کے چہروں سے مجھ کو زیادہ محبوب ہے اور قسم ہے خدا کی میرے نزدیک تمہارے دین سے زیادہ

نفرت انگیز کوئی دین نہ تھا لیکن اب آپ ﷺ کا دین سارے دینوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے اور قسم ہے خدا کی میرے نزدیک میرے خیال میں تمہارے شہر سے زیادہ نفرت انگیز کوئی شہر نہ تھا لیکن اب آپ کا شہر سارے شہروں سے زیادہ محبوب ہے۔ یا رسول اللہ میں عمرہ کا ارادہ رکھتا تھا کہ آپ کے لشکر نے مجھ کو گرفتار کر لیا اب آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں آپ نے اس کو (بشارت دی کہ اسلام قبول کرنے کے سبب اس کے سارے گناہ بخش دیئے گئے) پھر حکم دیا کہ وہ عمرہ کرے پھر جب ثمامہ مکہ میں آیا تو کسی نے اس سے کہا کیا تو بے دین ہو گیا اس نے کہا نہیں میں رسول اللہ ﷺ پر ایمان لایا ہوں بے دین نہیں ہوا ہوں، قسم ہے خدا کی اب یمامہ سے تم کو گیہوں کا ایک دانہ بھی نہ بھیجا جائے گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیں (مسلم شریف بحوالہ مشکوۃ باب حکم الاسراء)

دونوں مذکورہ بالا واقعات سے حضور کے اخلاق عظیم کی زبردست جھلک نظر آتی ہے۔ جس کی وجہ سے دونوں ہی مسلمان ہو گئے خدا کی وحدانیت اور پیغمبر اعظم کی رسالت کا اقرار کر کے خدا اور رسول کو راضی کر لیا۔

بقیہ: اسلامی حکومت کا قیام

زیادہ برباد کرے گا۔ ذرا سورۃ العصر کا مطالعہ سورۃ توبہ کی آیت "ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم" سے لے کر والحافظون لحدود اللہ و لبشر المومنین تک سورۃ حج کی آیت "وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ" سے لے کر سورۃ کے اختتام اور سورۃ صف کی آیت "یا ایھا الذین آمنوا ھل ادلکم علی تجارہ" سے "نصر من اللہ و فتح قریب و بشر المومنین" کی روشنی میں کیجئے۔ تو پتہ چل جائے گا کہ ہر مسلمان دین کے قیام میں کس طرح حصہ ڈالتا ہے اور کیا وہ صرف شخصی طور پر ہی دین کے امتثال واتباع کرنے کا پابند ہے یا دین کے قیام و نفاذ کا بھی ذمہ دار ہے جب فرد اپنے اوپر اور اپنے متعلقین پر دین نافذ کر دے گا۔ تو کیا اسلامی حکومت قائم نہیں ہو جائے گی۔